سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۹ فروری بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کو نزلہ کی تکلیف سے تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے آرام رہا مگر ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند وقفوں سے آئی۔ آج صبح نزلہ کی کیفیت میں نسبتاً فرق ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۹ فروری ۶ بجے صبح بذریعہ فون حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:

"کل دن بھر طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات آرام سے سوئے رہے۔ زخم آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہا ہے۔ مگر کروٹ بدلنے سے ٹانگ میں درد کی شکایت ہو جاتی ہے"

احباب جماعت خاص توجہ سے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر انسان دعا کی فلاسفی پر غور کرے تو وہ بہت آسان ہے، مانگتے جاؤ اور تمہیں ملتا جائیگا

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کوئی لفاظی نہیں بلکہ یہ انسانی سرشت کا ایک لازمہ ہے۔

ایک بچہ جب بھوک سے بے تاب ہو کر دودھ کیلئے چلّاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔ بچہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن اس کی چیخیں دودھ کو کس طرح کھینچ لاتی ہیں؟ اس کا ہر ایک کو تجربہ ہے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مائیں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں مگر بچہ کی چلاہٹ ہے کہ دودھ کو کھینچے لاتی ہے۔ تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالےٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ بھی نہیں کھینچ کر لا سکتیں؟ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے۔ بچہ کو جو مناسبت ماں سے ہے اس تعلق اور رشتہ کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر اگر دعا کی فلاسفی پر غور کرے تو وہ بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے دوسری قسم کا رحم یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک رحم مانگنے کے بعد پیدا ہوتا ہے، مانگتے جاؤ گے ملتا جاوے گا۔ ادعونی استجب لکم کوئی لفاظی نہیں بلکہ یہ انسانی سرشت کا ایک لازمہ ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۲۹ و صفحہ ۱۳۰)

انتخاب نمائندگان برائے مجلس شوریٰ

مجلس مشاورت ۱۹۶۴ء کے اجلاس کے لئے اخبار الفضل میں اعلان ہو چکا ہے کہ شوریٰ کا اجلاس ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد از جلد اطلاع دیں۔ گزشتہ سال بہت سی جماعتوں کے نمائندگان نہ آئے تھے۔ یہ طریق درست نہیں۔ سب جماعتوں کو چاہیئے کہ شوریٰ میں اپنے نمائندے بھجوائیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ)

تقرر قائمقام امیر ضلع اٹک

ضلع اٹک کے امیر کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب مرحوم وفات پا چکے ہوئے ہیں۔ اس لئے ضلع اٹک کے امیر کے انتخاب کی منظوری تک ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قائمقام امیر ضلع اٹک منظور فرمایا ہے۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی علالت

اور

خاص دعا کی تحریک

ربوہ ۱۹ فروری۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت جنوری کے اوائل سے ناساز چلی آرہی ہے۔ ابتدا میں آپ کو شدید قسم کا انفلوئنزا ہوا جس کا اثر کافی عرصہ چلتا رہا۔ ازاں بعد گردے بھی متاثر ہو گئے۔ نیز گھبراہٹ اور بےکلی کی تکلیف بھی رہنے لگی۔ ٹسٹ سے پتہ چلا ہے کہ گردے تاحال متاثر ہیں جس کی وجہ سے خاطر خواہ افاقہ نہیں ہو رہا۔ علاج بدستور جاری ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اور صحت و سلامتی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار النصرت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۴ء

مسلمانوں کے موجودہ مصائب اور ان کی وجوہات

اس وقت دنیا کے پردے میں سب سے مظلوم قوم مسلمانوں کے سوا اور کوئی نہیں۔ باوجود اس کے کہ مسلمان دنیا کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ ہیں۔ تاہم آج تمام مادی قوت دوسروں کے ہاتھ میں ہے۔ اسلامی ممالک آزاد ہوں یا محکوم آج کی دنیا کے لحاظ سے بہت کمزور ہیں اور دشمنوں نے ان کو ہر طرح بے دست و پا کر رکھا ہے۔ یہ حالت اس قدر نازک ہو گئی ہے کہ اگر کسی اسلامی ملک میں مصیبت آتی ہے تو دوسرے اسلامی ملک خواہش رکھنے کے باوجود بھی اس کی مدد نہیں کر سکتے۔ دشمنوں نے کچھ اس طرح کا شیطانی جال پھیلا رکھا ہے کہ ہر طرف سے اسلامی دنیا اس میں گرفتار ہو کر رہ گئی ہے۔

مسلمانوں پر جو مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ بظاہر یہ دنیاوی کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ اور یہی خیال ہوتا ہے کہ یہ جنگ جو غیر مسلم دنیا نے اسلامی دنیا کے خلاف جاری کر رکھی ہے محض دنیاوی لحاظ سے ہے۔ دوسری قومیں زیادہ سے زیادہ اپنی طاقت بڑھانا چاہتی ہیں۔ اور اس طرح وہ مسلمانوں کو گھیر کر انہیں نقصان پہنچانا چاہتی ہیں۔ بظاہر بے شک یہی معلوم ہوتا ہے۔ اور یہی فریب ہے جو اکثر اسلامی ممالک کھاتے ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو مصیبت ان پر آئی ہے وہ انہی پر ہے۔ دوسرے مسلمانوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ مثلاً بھارت اور کشمیر میں اگر مسلمانوں کا قتل عام ہوتا ہے تو افغانستان ترکی۔ عراق۔ مصر۔ اس سے بالکل بے پرواہ ہیں اسی طرح قبرص میں ترک اگر ذبح ہو رہے ہیں تو دوسرے اسلامی ممالک اول تو بے حس ہیں اور اگر کچھ درد پیدا بھی ہوتا ہے۔ تو وہ بے دست و پا ہیں۔ پھر وہ اس کو ترکوں کا ہی ایک قومی سوال سمجھتے ہیں جس سے عربوں یا دوسرے مسلمانوں کا کوئی تعلق نہیں۔

خواہ بظاہر مغربی ممالک مذہب کو بیچ میں نہیں لاتے لیکن اگر غور کیا جائے تو مسلمانوں کے خلاف جو اس وقت سازش ہو رہی ہے۔ اس کی بنیاد حقیقت میں اسلام کے ساتھ دشمنی ہی قرار پاتی ہے۔

ہندو عیسائی یہودی وغیرہ مذاہب کو ایک دوسرے سے اتنی نفرت نہیں ہے جتنی نفرت ہندو عیسائی اور یہودی کو ایک مسلمان سے ہے۔ اس لئے آج تمام دنیا گویا مسلمانوں کو ختم کر دینا چاہتی ہے۔ جدھر دیکھو مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ اگرچہ یہ حالت دیر سے چلی آتی ہے۔ مگر آج بہت نمایاں ہو کر سامنے آ رہی ہے۔ اور اب تمام دنیا کے مسلمان اس حقیقت کو بری طرح محسوس کرنے لگے ہیں۔

ہم سیاسی امور میں دخل اندازی نہیں کرنا چاہتے اور نہ بین الاقوامی سیاست کو سمجھنے کا شعور رکھتے ہیں۔ ہمارے پیش نظر اس وقت صرف مسلمان ہے یعنی وہ انسان جو اسلام کو اپنا دین سمجھتا ہے۔ خواہ وہ پاکستان میں رہتا ہو یا دنیا کے کسی کونے میں آباد ہو۔ آزاد ہو یا محکوم۔ ہمارے سامنے اس وقت جو سوال حل طلب ہے وہ یہ ہے کہ تمام دنیا مسلمانوں کے خلاف کیوں ہے؟ اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس وقت سارے مسلمانوں کے سامنے جو اہم سوال ہے وہ یہی ہے کہ تمام اقوام عالم کی نظر میں مسلمان کیوں کھٹکتا ہے۔ یہ سوال ہے جو تمام مسلمان اکابر کو مل کر اس پر غور کرنا چاہیئے اور اس کا حل تلاش کرنا چاہیئے۔

ایک بات تو صاف ہے۔ اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری دین ہے اور حق ہے۔ اس لئے قاعدہ کے مطابق اس کی مخالفت ہونی چاہیئے۔ اس کے خلاف تعصب ایک لازمی بات ہے۔ تاہم آجکل کی دنیا میں جبکہ انسان ذہنی طور پر خاصی ترقی کر چکا ہے اور رسل و رسائل اور میل جول کے ذرائع اتنے وسیع ہو چکے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ ہم دوسری اقوام پر اسلام کی صداقت کا نقش نہیں بٹھا سکے۔ اس کی ایک بڑی بھاری وجہ شاید یہ خیال کی جاتی ہے۔ کہ خود مسلمان بھی اسلام پر عامل نہیں رہے۔ بظاہر یہ بات موجودہ دنیا میں جچتی ہوئی معلوم نہیں ہوتی۔ سوال ہے کہ اگر مسلمان اسلام پر قائم نہیں رہے تو چاہیئے تھا کہ غیر مسلم اقوام ان سے تعصب نہ رکھتیں۔ مگر اس کے باوجود آج تمام دنیا مسلمانوں کی دشمن نظر آتی ہے۔ اور چاہتی ہے کہ مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دیا جائے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ جہاں تک اس امر کے متعلق غور کیا جاتا ہے۔ یہی معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلم دنیا کو اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں ہیں جو ان کے دل میں دوسرے مذاہب کے علمبرداروں نے ڈال رکھی ہیں۔ بے شک دوسری اقوام کے مذہبی پیشواؤں نے اسلام کے متعلق دیدہ دانستہ بہت سی غلط فہمیاں پھیلائی ہیں۔ چنانچہ یورپ میں پادریوں نے اور بھارت وغیرہ ممالک میں آریوں نے اسلام کے خلاف زبردست پروپیگنڈا ہر وقت کیا ہے اور اب بھی کرتے ہیں۔

سب سے بڑا الزام جو یہ لوگ اسلام پر لگاتے ہیں وہ یہ ہے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ دوسروں کو مسلمان بنانا نہ صرف جائز سمجھتا ہے بلکہ ضروری سمجھتا ہے۔ اور ان کا یہ الزام کہ اسلام تلوار کے ذریعہ ہی پھیلا ہے اور پھیل سکتا ہے۔ اتنا زبردست ہے کہ وہ آسانی سے عوام کو اسلام کے خلاف بدظن کر سکتے ہیں۔ عوام ہی نہیں بلکہ آج بھی امریکہ اور یورپ جیسے ترقی یافتہ ممالک میں بڑے بڑے مفکرین جو خواہ عیسائیت کو بھی ترک کئے ہوئے ہیں۔ اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت اور دوسرے مذاہب مثلاً ہندوازم اور بدھ ازم کو ترجیح دیتے ہیں۔ جو ان کے نزدیک آہنسا پرمو دھرما کے قائل ہیں جب کبھی وہ اسلام کے متعلق قلم اٹھاتے ہیں باوجودیکہ وہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے بہت متاثر بھی ہوتے ہیں۔ پھر بھی اسلام پر تلوار کا الزام لگانے سے نہیں چوکتے۔

الغرض آج مغربی دنیا اور اس کے ساتھ دیگر غیر مسلم اقوام مثلاً یہودیوں اور ہندوؤں کو اسلام کے ساتھ جو کد ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ وہ اسلام کو ایک خونخوار مذہب سمجھتے ہیں اور اس لئے چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دیا جائے۔

آہ! کتنا عجیب سانحہ ہے کہ وہ دین جس نے لا اکراہ فی الدین کا اصول دنیا کو دیا ہے۔ آج تک دنیا اس کے متعلق اس غلط فہمی میں مبتلا چلی آتی ہے کہ وہ تلوار سے ہی پھیلا ہے۔ اور تلوار کے بغیر ایک قدم نہیں چل سکتا۔ وہ الکتاب جو الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتی ہے۔ وہ دین جس کا خدا رب العالمین ہے۔ جس کا رسول رحمۃ للعالمین جس کی کتاب ذکر للعالمین ہے۔ وہی دین خونخوار دین سمجھا جاتا ہے۔ اور دوسری اقوام چاہتی ہیں کہ اگر اس دین کو دنیا سے ختم کر دیا جائے۔

یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ اسلام جس کے نام سے ہی سلامتی ظاہر ہوتی ہے۔ آج اسلام ہی کو غیر اقوام فساد کا دین سمجھتی ہیں اور مسلمان کہلانے والے اس کا کوئی تدارک نہیں کر پاتے یہ بات نہیں کہ مسلمانوں نے اسلام کے نام پر سے یہ دھبہ مٹانے کے لئے کچھ نہیں کیا۔ (باقی ص ۸ پر)

پھر بن کے ہم اللہ کا دیوانہ چلے ہیں

ہم شیخ حرم جانب بت خانہ چلے ہیں
پھر بن کے ہم اللہ کا دیوانہ چلے ہیں

جو دور میں لائے تھے محمدؐ کے صحابہؓ
پھر دور میں لانے وہی پیمانہ چلے ہیں

اک شمع جلائی ہے مسیحائے زماں نے
جل جانے کو ہم صورت پروانہ چلے ہیں

دعوت ہمیں پھر دیتے ہیں دنیا کے کنارے
دیوانہ ہمیں سمجھو کہ فرزانہ چلے ہیں

تنویر سر طور کوئی بول رہا ہے
پھر کھینچتا ہے جلوۂ جانانہ چلے ہیں

اسلامی عید کی مبارک روح

رمضان المبارک کے بعد کی دس ذمہ واریاں

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

اسلام دین فطرت ہے۔ عید اور مسرت انسانی زندگی کا خاصہ ہے۔ اسی لئے ہر قوم اور ہر ملک میں کسی نہ کسی رنگ میں ایسے تہوار منائے جاتے ہیں۔ جن سے قومی خوشی کا اظہار ہوتا ہے۔ اسلام نے عالمی دین ہونے کے باعث دو عیدیں مقرر کی ہیں یہ دونوں عیدیں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ قربانی اور عبادت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ حج والی عید بھی ایک خاص عبادت کے بعد ہوتی ہے اور عید الفطر بھی ایک مہینہ کی مسلسل عبادتوں کے نتیجہ میں مقرر ہے۔ عید الاضحیٰ حضرت ابراہیم، حضرت ہاجرہ، اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کی قربانیوں کی یاد تازہ کرتی ہے۔ اور عید الفطر سرور کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان قربانیوں کی یاد دلاتی ہے، جن کے نتیجہ میں قرآن مجید نازل ہوا۔ اور مسلمانوں کے لئے دائمی عید کا سامان فراہم کیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غارِ حرا میں نوع انسانی کے لئے جن تضرعات کے ساتھ دعائیں کیں، اور جس بے مثال سوز وگداز سے انسانوں کی بہتری کے لئے خدا تعالےٰ سے التجائیں کیں۔ انہی کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو مامور مقرر فرما کر قرآن مجید ایسی کامل شریعت اور روحانیت کی سب راہیں وا کرنے والی پاک کتاب نازل کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

کس چہ میداند کرا زاں نالہ ہا باشد خبر
کاں شفیعے کرد از بہر جہاں در کنج غار
من نمے دانم چہ دردے بود و اندوہ و غمے
کاندراں غارے درآورد ش حزین و دلفگار
نے ز تاریکی توحش نے ز تنہائی ہراس
نے ز مردن غم نہ خوف کژدم و نے بیم مار
کشتۂ قوم و فدائے خلق و قربانِ جہاں
نے بچشم خویش میلش نے بنفس خویش کار

پس عید الفطر درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عید ہے، قرآن مجید کے نزول کی اور رمضان المبارک کی عید ہے اس عید کی روح یہی ہے کہ انسان قرب الٰہی میں وہ کامل فنا اختیار کرے کہ آسمان سے رحمتوں کے دروازے اس کے لئے کھل جائیں۔ اور اس کی ہر رات لیلۃ القدر بن جائے اور ہر دن عید ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی اس روحانی لذت سے بہرہ اندوز فرمائے آمین ثم آمین

رمضان المبارک کے بعد دوسرے گیارہ مہینے ہوتے ہیں۔ لازمی ہے کہ رمضان کی مقدس ٹریننگ اپنے پورے اثرات کے ساتھ ان تمام مہینوں میں بھی اثر انداز ہو اور مومن کی زندگی، ساری زندگی، اس کے سارے مہینے۔ تمام دن اور تمام راتیں رمضان کے رنگ میں رنگین ہوں۔ یہ صورت تبھی پیدا ہو سکتی ہے کہ ہم رمضان المبارک کے بعد بھی رمضان والی دس خاص ذمہ داریوں کو سال بھر یاد رکھیں اور انہیں ادا کرتے رہیں۔ ان ذمہ واریوں کا خلاصہ یہ ہے کہ:

اوّل۔ رمضان المبارک ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اپنی حلال اور جائز اشیاء کا استعمال بھی دن کے وقت ترک کر دیتے ہیں۔ جب ہم اپنے نفس کو عادی بنا لیتے ہیں کہ جب خدا تعالےٰ کھانے پینے وغیرہ سے منع فرمائے تو ہم رک جائیں۔ اور جس گھڑی وہ اجازت فرمائے تو کھائیں پئیں۔ اب اس مشق اور سبق کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ ہم کبھی بھی ناجائز طور پر نہ مال کمائیں اور نہ ناجائز مال کھائیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے رمضان المبارک کے ذکر کے ساتھ ہی فرمایا ہے

ولا تاکلوا اموالکم بینکم
بالباطل وتدلوا بہا
الی الحکام لتاکلوا فریقاً
من اموال الناس بالاثم

کہ اے مسلمانو! کسی کا مال ناجائز طریق سے نہ کھاؤ۔ اور نہ رشوت دے کر حکام کے ذریعہ سے دوسروں کا مال حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ حرام اور ناجائز ہے۔

دوم۔ رمضان کے لئے ایک ہدایت نبوی یہ ہے کہ جھوٹ اور جھوٹ پر عمل پیرا ہونے سے کلی اجتناب کیا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو اس شخص کے روزہ کی قطعاً ضرورت نہیں جو کذب بیانی ترک نہیں کرتا اور عملی طور پر بھی جھوٹ سے پرہیز نہیں کرتا۔ اب رمضان المبارک کے بعد بھی اس ذمہ واری پر قائم رہنا لازمی ہے ورنہ رمضان کی برکات زائل ہو جائینگی۔

سوم۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر روزہ دار کو کوئی اور گالی دے۔ تب بھی وہ جواب نہ دے بلکہ کہہ دے کہ انی صائمٌ کہ میں روزہ سے ہوں۔ گویا روزہ داروں کے معاشرہ میں گالی گلوچ نام کو بھی باقی نہیں رہتی۔ اب رمضان المبارک کے بعد بھی ہماری ذمہ واری ہے کہ اس بری عادت سے پرہیز رکھیں اور اپنے معاشرے کو اس خرابی سے پاک رکھیں۔

چہارم۔ رمضان المبارک میں کھانے کا مقررہ نظام ہوتا ہے جو انسانی صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ صوموا تصحوا کہ روزوں سے صحت برقرار رہتی ہے۔ مومن کی زندگی اور اس کی صحت بڑی قیمتی چیز ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ رمضان المبارک کے بعد بھی کھانے کے نظام کو ایسے طریق سے قائم رکھیں کہ ہماری صحتیں طبعی عمر کو پانے کا ذریعہ بنیں۔ اور ہم زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کر سکیں۔

پنجم۔ رمضان کے بابرکت ایام میں سحری کے لئے اٹھنے کی وجہ سے قریباً سب لوگ ہی تہجد کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اس نماز کی خاص لذت سے بہرہ اندوز ہونے والے تو اسے حرزِ جان بنائیں گے ہی باقی دوستوں کی بھی ذمہ واری ہے کہ سارا سال ہی تہجد کے نوافل کو ادا کرتے رہیں۔ تا روحانی زندگی کا اعلیٰ درجہ کا تسلسل قائم رہے۔

ششم۔ رمضان المبارک میں دعاؤں کے بڑے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ اور قبولیت دعا کی بھی بکثرت صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جیسا کہ رمضان کے ذکر پر آیت

واذا سألک عبادی عنی
فانی قریب اجیب
دعوۃ الداع اذا دعان

سے صاف ظاہر ہے۔ اب رمضان کے بعد بھی ہماری ذمہ واری ہے کہ دعاؤں پر التزام کو قائم رکھیں اور ہر روز آستانہ الوہیت پر خاص درد سے دعا کرنے کو اپنا شعار بنالیں حدیث میں ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے دعا کرنے والے بندوں سے خاص پیار کرتا ہے۔

ہفتم۔ رمضان میں روزہ سے امراء کو بھی بھوک پیاس کا احساس ہو جاتا ہے۔ اور اپنے غریب بھائیوں کی ہمدردی کی طرف خاص توجہ ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے صدقہ و خیرات اور فدیہ کا ذکر فرمایا ہے۔ نیز صدقۃ الفطر کو واجب قرار دیا ہے۔ ہماری ذمہ واری ہے کہ ہم غرباء مساکین اور یتیموں وغیرہ کی پرورش اور ان کی بہبودی کا سال بھر بھی خاص خیال رکھیں۔ تا رمضان کی حقیقی روح قائم ہو کر باہمی اخوت اور محبت ترقی کرے۔

ہشتم۔ رمضان میں انفرادی اور جماعتی طور پر قرآن مجید کی تلاوت بکثرت ہوتی ہے۔ رمضان کو قرآن مجید سے خاص تعلق ہے فرمایا

شہر رمضان الذی انزل
فیہ القرآن

ہماری ذمہ داری ہے کہ سال کے باقی دنوں اور باقی راتوں میں بھی قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کرتے رہیں۔ اسے پڑھیں اسے سمجھیں اس پر تدبر کریں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ رمضان کی برکات میں سے یہ عظیم برکت ہے۔ اسے سال کے سب ایام پر بھی حاوی کرنا چاہیئے

نہم۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم رمضان میں غیر معمولی جود و سخا سے کام لیتے تھے۔ لکھا ہے کہ بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ آپ سخاوت کرتے تھے۔ اس کا اثر آپ کی ساری زندگی میں نمایاں نظر آتا ہے۔ ہماری بھی ذمہ داری ہے کہ جود و سخا کی عادت کو جس کا ہماری اندرونی اور روحانی اصلاح پر خاص اثر پڑتا ہے رمضان کے بعد بھی جاری رکھیں۔ اور اس کام پر اسی خلوص سے مواظبت کریں جس طرح رمضان میں اسے اختیار کیا جاتا ہے۔ اس

صحبت میں معاشرہ میں بہترین تعلقات قائم ہو

دھر رمضان المبارک جہاد کا مہینہ ہے

عبادتوں کا بھی جہاد ہے نفس کی اصلاح کا بھی بہترین موقعہ ہے قرآن مجید پڑھنے اور سیکھنے کا عمدہ ترین مہینہ ہے اب ضرورت ہے کہ ہم قرآن مجید کی اشاعت کے جہاد کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وجاھدھم بہ جھاداً کبیراً

کہ اے مسلمانو! قرآن مجید کی اشاعت کر کے اس کے دلائل۔ معارف اور حقائق کو دنیا میں پھیلا کر تم جہاد کبیر کرو۔ رمضان المبارک کے بعد یہ ذمہ داری ہر مسلمان پر بڑھ چڑھ کر لازم آجاتی ہے ہمیں چاہیئے کہ رمضان المبارک کی وجہ سے عائد شدہ اس ذمہ داری کو پورے خلوص اور سارے ہمت سے ادا کریں۔

بھائیو! حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں روزہ کی علت غائی قرآن مجید نے لعلکم تتقون میں تقویٰ کو قرار دیا ہے رمضان میں ہم میں سے ہر ایک نے اپنے ظرف کے مطابق قرب الٰہی میں ترقی کی ہے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارا ہے اب دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے عید کو مبارک کرے اور آئندہ سارے دن اور ساری راتیں قرب الٰہی اور تقویٰ میں ترقی کا ذریعہ ہوں یہاں تک کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو کر حاضر ہوں وہ ہم سے راضی ہو اور ہم اس کے فضلوں پر شاداں و فرحاں ہوں۔ آمین یا رب العالمین

خاکسار ابوالعطاء۔
۲۹ر رمضان المبارک

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ تقریباً بیس دن سے بیمار ہیں اب پہلے سے کچھ افاقہ ہے مگر نیند پوری نہیں آتی اور کمزوری بھی بہت ہے

بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

(محمد شریف انسپکٹر بیت المال)

دُعا۔ دُعا اور پھر دُعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے بعد ماہ جنوری ۱۹۶۴ء کے شروع میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود کو انفلوئنزا کا سخت حملہ ہوا اور حضور کئی روز بیمار رہے۔ پھر انفلوئنزا کے بعد کی کمزوری کافی دن تک چلتی رہی اور اب دو روز سے پھر حضور کو نزلہ وغیرہ کی دوبارہ تکلیف شروع ہے۔ عام کمزوری بھی بہت ہو گئی ہے جو فکر کا باعث ہے نیز کچھ عرصے سے بعض دوستوں کو کچھ منذر خوابیں بھی آئی ہیں جو مزید تشویش کا باعث ہیں۔

پس میں ہر مخلص احمدی سے نہایت درد بھرے دل کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ آجکل نہایت عجز و انکسار کے ساتھ اور بہت التزام کے ساتھ حضرت اقدس کی کامل شفایابی اور حضور کی زندگی میں بہت برکت کے لئے دعائیں کریں اور ان ایام میں حضور کی لمبی زندگی کے لئے حسب توفیق زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات دینے کا انتظام کریں۔ حضرت امیر المومنین کا وجود جماعت کے لئے ایک بہت بابرکت اور رحمت کا وجود ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود والی پیشگوئی میں الہاماً فرمایا پس اگرچہ حضور طبعی تقاضوں کے تحت کچھ عرصہ سے بیمار اور صاحب فراش ہیں مگر حضور کی زندگی جماعت کے لئے بہت خیر و برکت اور ایک تعویذ کا حکم رکھتی ہے۔

ان حالات میں جماعت کے ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ وہ ہر وقت حضور کی شفایابی اور درازی عمر کے لئے نہایت تضرع کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے اور جماعتیں اپنے اپنے مقام پر اجتماعی دعاؤں اور صدقات کا بھی خاص انتظام کریں نیز توبہ و استغفار اور درود شریف اور تسبیح و تحمید کو حرز جان بنالیں تا ہمارا آسمانی آقا ہماری تضرعات کو قبول فرمائے اور ہمارے پیارے امام کو صحت اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

احباب جماعت کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ دعا اور صدقہ اور خیرات سے بلائیں ٹل سکتی ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے انسان کے قضاء و قدر کو مشروط کر رکھا ہے جو توبہ خشوع و خضوع سے ٹل سکتی ہیں"

پھر فرماتے ہیں:۔

"حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب جبر اور صدق سے دعا انتہا کو پہنچے تو وہ قبول ہو جاتی ہے دعا صدقہ اور خیرات سے عذاب الٰہی کا ٹلنا ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۵۸)"

اگر حضرت یونس علیہ السلام کی قوم جو کافر تھی اور جس نے آپ کا انکار کیا مگر پھر عذاب کی پیشگوئی دیکھ کر ساری کی ساری قوم اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ استغفار کرتے ہوئے گر گئی اور ان کا عذاب ٹل گیا۔ تو ہم جو زمانہ کے امام پر ایمان لائے ہیں اگر اسی طرح گریہ و زاری کرتے ہوئے اپنے آسمانی آقا کے حضور سجدہ ریز ہوں گے تو کیا وہ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری طرف رجوع نہیں کرے گا اور ہمارے پیارے امام کو شفا اور لمبی زندگی عطا نہیں کرے گا۔ کرے گا اور یقیناً کرے گا ہمیں صرف تضرع اور خشوع و خضوع کے ساتھ انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر اس کے حضور گر جانا چاہیئے۔

پس احباب جماعت اس عاجز کی یہ درخواست پڑھیں اور پھر پڑھیں اور دعائیں کریں اور دعائیں کریں اور پھر دعائیں کریں اور صدقات و خیرات دیں تا ہمارا قادر و توانا خدا اپنے فضل و رحم کے ساتھ ہماری طرف رجوع کرے اور ہمارے محسن امام کو جس نے اپنی تمام عمر دین اسلام کی سربلندی اور جماعت کی بہبودی اور افراد جماعت کی بہتری کے لئے دعاؤں اور کوششوں میں گزاری کامل شفا اور بے حد لمبی زندگی عطا فرمائے آمین اللھم آمین۔

قوم احمد جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے
ان گنت راتیں جو تیرے درد میں سویا نہیں

بسم اللہ الکافی بسم اللہ الشافی
بسم اللہ الغفور الرحیم
بسم اللہ البر الکریم
یا حفیظ یا عزیز یا رفیق یا ولی اشف امامنا
شفاءً کاملاً عاجلاً و متعہ بطول حیاتہ

شذرات

شیخ خورشید احمد

مصر کی عید ۔ اور ۔ ربوہ کی عید

حال ہی میں اخبارات میں شائع شدہ ایک مضمون میں بتایا گیا ہے کہ مصر میں عید الفطر کا تہوار کس طرح منایا جاتا ہے ۔ اس میں دیگر باتوں کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مصر میں عید الفطر کے موقع پر :۔

"عید کی نماز اور شیخ ازہر کی تقریر کے بعد موسیقی کا پروگرام شروع ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ریڈیو ٹیلی ویژن اپنے ناظرین کے سامنے کسی تھیٹر سے کوئی ڈرامہ نشر کرتا ہے ۔ عید کی رات کو قاہرہ کے تھیٹر بہت معروف ہوتے ہیں اور اس موقع پر تھیٹر کوئی ڈرامہ یا رقص و موسیقی کا پروگرام پیش کرتا ہے ۔ ۔ ۔ عید کی رات بالعموم سینماؤں ۔ تھیٹروں اور دوسری تماشہ گاہوں میں بسر کی جاتی ہے ۔ تماشے رات بھر جاری رہتے ہیں اور صبح کے وقت نماز فجر کی اذان پر یہ ہنگامے موقوف ہوتے ہیں"

(کوہستان ۱۵ فروری ۶۲ء)

یہ ہے ایک ایسے ملک کی عید جو عالم اسلام کا ایک اہم مرکز اور عرب دنیا کا دل سمجھا جاتا ہے ۔ کم و بیش یہی کیفیت دیگر تمام اسلامی ممالک میں ــــ بلکہ خود پاکستان میں ہمیں عید کی تقریب میں نظر آتی ہے ۔ ظاہر ہے کہ سینماؤں تھیٹروں اور رقص و موسیقی کی محفلوں میں جا کر عید منانا اسلامی تعلیم اور اس کی روح کے سراسر منافی ہے لیکن پھر بھی عید منانے کا یہ ڈھنگ اور طریق خوب چل نکلا ہے اور یہ نتیجہ ہے مغربی تہذیب و تمدن کی تقلید کرنے کی بڑھتی ہوئی رَو کا جو کم و بیش پوری دنیا میں سیلاب کی طرح چھاتی جا رہی ہے ۔

لیکن آج بھی ایک مقام ایسا موجود ہے جہاں پر صحیح اسلامی روح کے ساتھ عید کی پاکیزہ اور مقدس تقریب منائی جاتی ہے اور وہ ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مرکز ربوہ جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی آسمانی تحریک کا علمبردار ہے ۔

بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ ربوہ میں رمضان المبارک کا مہینہ اور عید کی تقریب سعید میں صحیح اسلامی شان اور سادگی نظر آتی ہے ۔ قرآن حکیم کا درس اور سوز و گداز سے معمور نمازیں ۔ دعائیں اور عبادتیں بے لوث اخوت و محبت اور ہر قسم کے دنیوی لہو و لعب سے اور غیر اسلامی رسومات سے اجتناب ۔ یہ ہیں ربوہ کے رمضان اور عید کی خصوصیات!!

نماز تراویح اور درس القرآن کے اختتام پر اور پھر نماز عید کے موقع پر جب ہزاروں ہزار مرد عورتیں بچے اور بوڑھے نہایت تضرع ابتہال اور درد و سوز کے ساتھ اپنے مولا کے حضور اسلام کے غلبہ اور ترقی کے لئے اجتماعی دعاؤں میں مصروف ہوتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ربوہ کی پوری فضا روحانی انوار اور آسمانی برکات سے معمور ہو گئی ہے ۔ یوں تو ہر جگہ اس موقعہ پر دعائیں کی جاتی ہیں لیکن وہ محض رسمی ہوتی ہیں ۔ مگر اس موقعہ پر ــــ اور خصوصیت کے ساتھ اس سال ربوہ میں جو اجتماعی دعائیں ہوئیں ۔ ہر دیکھنے والا مشاہدہ کر رہا تھا کہ یہ دعائیں زندہ دعائیں ہیں ۔ اور خدا تعالے پر حقیقی ایمان کی مظہر ہیں ۔

غرض مومن کی عید جن جن خصوصیات کی حامل ہونی چاہیئے ۔ وہ اگر اس زمانہ میں کہیں دیکھی جا سکتی ہیں تو وہ ربوہ کی بستی ہے جہاں پر یہ تقریب سعید اللہ تعالے کے فضل سے صحیح اسلامی روح کے ساتھ نہایت سادگی مگر وقار کے ساتھ منائی جاتی ہے ۔

ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء ۔

کشمیر میں اسرائیلی یادگاریں

بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر کشمیر کی سرزمین میں "اسرائیل کی کھوئی بھیڑوں" کی تلاش میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد اور وفات کا انکشاف فرمایا ۔ اس انکشاف کی تائید میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب اتنے روشن شواہد مہیا ہو چکے ہیں کہ یہ انکشاف ایک تاریخی حقیقت بن چکا ہے ۔ جس سے انکار ممکن نہیں ۔ ہمارا حال ہی میں سری نگر کے اخبار "روشنی" میں ایک غیر مسلم کا مراسلہ شائع ہوا ہے ۔ جس میں وہ لکھتے ہیں :۔

"کشمیر جنت نظیر میں کافی اسرائیلی یادگاریں ہیں جن سے تواریخ بھری پڑی ہیں ۔ سب سے زیادہ مشہور حضرت عیسےٰ پیغمبر کا مقبرہ ہے ۔ پھر ان کا عصا بھی ابھی تک موجود ہے اور عیش مقام پر ہے ۔

افسوس یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ بیرونی ممالک خصوصاً یورپ اور امریکہ کے باشندوں کی دلچسپی ان باتوں میں بڑھتی جا رہی ہے اور کشمیر جانے والے زائرین خصوصاً عیسائی ۔ یہودی اور بدھسٹ ان یادگاروں کو دیکھنا چاہتے ہیں مگر ان کو اس کا موقع نہیں دیا جاتا ۔"

(ایم ۔ اے ۔ ایس ۔ دھرم دکھیا پبلک سروس بہار شریف)

اس مراسلہ پر اخبار "روشنی" نے یہ نوٹ لکھا کہ :۔

"کشمیر میں اسرائیلی یادگاریں بلا کسی شک و شبہ کے بہت سی ہیں جن میں خانیار سری نگر میں حضرت یوز آصف یعنی یسوع مسیح کا مقبرہ ۔ بوکھ بانڈی پورہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ ہے ــــ حضرت ہارون کا مقبرہ ۔ اسرائیلی آرٹ اور ان کے نشانات اودستی پورہ بیجبہاڑہ میں ۔ اسرائیلی آرٹ اور اسرائیلی قبریں ۔ مختلف مقامات پر شرقی و غربی جانب کی قبریں ۔ عیش مقام میں حضرت عیسےٰ کا عصا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ یہ سب واقعات کشمیر کی مستند تواریخ میں درج ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر ٹیورسٹ ڈیپارٹمنٹ ۔ محکمہ آثار قدیمہ اور ریسرچ وغیرہ ۔ ہر سر پرست افسران اپنی مخصوص ذہنیت کے ماتحت ان واقعات کو ٹیورسٹ لٹریچر میں لانا پسند نہیں کرتے تو ہم کیا کر سکتے ہیں ۔ وقت آ رہا ہے جب ہر عالم و فاضل اور محقق ان واقعات کی تشہیر کرنا فخر خیال کریں گے ۔"

تلوار اور اسلام

دہلی کے انگریزی اخبار ریڈینس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق گاندھی جی کا حسب ذیل بیان شائع کیا ہے :۔

"جو ہستی آج کروڑوں انسانوں کے دلوں پر قبضہ بلا شرکت غیرے رکھتی ہے ۔ میں نے اس کی بہترین سیرت جاننا چاہا تو مجھے ہمیشہ سے بڑھ کر اس کا یقین ہو گیا کہ وہ تلوار نہ تھی جس نے اسلام کا سکہ اس وقت دلوں میں بٹھا دیا تھا ۔ اس کا راز آپ کی انتہائی سادگی میں تھا اور آپ کی کامل خود فنائی میں اور آپ کے کامل پاس عہد میں اور اپنے دوستوں اور پیروؤں کے ساتھ آپ کے وفور اخلاص میں آپ کی جرأت و ہمت میں ۔ آپ کی بے خوفی میں اور خود اپنی رسالت پر پختہ اعتقاد پر یہی وجوہات تھے نہ کہ تلوار جنہوں نے ہر ہر مانع کو راستہ سے دور کر دیا اور ہر مشکل کو فتح کر لیا ۔"

اس پر اخبار صدق جدید لکھنؤ نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے ۔

"جو بھی غیر مسلم صفائے قلب کے ساتھ تعصب و کدورت سابقہ سے دور رہ کر مستند ذرائع سے سیرت نبوی سے متعلق سبق حاصل کرے گا ۔ انشاء اللہ ضرور اسی نتیجہ پر پہنچے گا ۔ جس پر گاندھی جی پہنچے"

ایک غیر مسلم اگر تعصب و کدورت سے دور رہ کر سیرت نبوی کا مطالعہ کرے گا ۔ تو وہ تو یقیناً اسی نتیجہ پر پہنچے گا جس پر گاندھی جی پہنچے لیکن اگر ایک شخص مسلمان بلکہ عالم دین کہلا کر صفائے قلب سے محروم ہو اور صحیح نقطۂ نگاہ سے بھٹک جائے ۔ تو وہ بدقسمتی سے اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ

"جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود چھوٹنے لگے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے ۔"

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۷ ، ۱۳۸)

درخواست دعا

حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی بیگم صاحبہ گزشتہ تین روز سے بعارضہ قلب بیمار ہیں ۔ انہیں دل کا شدید حملہ ہوا ہے آج مورخہ ۱۸ فروری کو پہلے کی نسبت معمولی سا افاقہ ہے ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل و رحم سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب خود بھی لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں ۔ (سید مبشر احمد شاہ ربوہ)

اظہار تشکر و درد مندانہ درخواست دعا

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کوئٹہ و قلات ڈویژن

ہمارے بڑے بھائی شیخ محمد شریف صاحب مرحوم کی وفات پر دور و نزدیک کے احمدی بھائیوں نے جس کثرت کے ساتھ بذریعہ تار و خطوط دلی ہمدردی اور سچی خیر خواہی کے ساتھ ہماری تعزیت فرمائی ہے اس سے نہ صرف ہمارے غم و الم میں بڑی کمی واقع ہوئی ہے۔ بلکہ روحانی برادری میں حقیقی بھائی چارے اور اخوت دینی کا مظاہرہ بڑی شان کے ساتھ نمایاں ہو کر تقویت ایمان کا باعث ہوا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

سیدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت پدرانہ اور نوازش کریمانہ نے غم و اندوہ سے جھکی ہوئی ہماری گردن کو سیدھا کر دیا۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ سلمہا و حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ و بعض دیگر خواتین خاندان حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ و السلام کا قیام گاہ پر بہ نفس نفیس تشریف لانا ہماری بوڑھی والدہ صاحبہ اور ہماری بھابھی صاحبہ و ہمشیرگان و دیگر خواتین کی تسلی اور سکینت کا موجب ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مدظلہ العالی کی ہمدردیاں خاص شان کریمانہ کی حامل تھیں۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت سیدی مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام۔ علمائے سلسلہ حقہ۔ ناظر و وکلاء صاحبان و دیگر معززین نے ربوہ میں اور جماعت لاہور کے بزرگان۔ خواتین اور نوجوانوں نے بالعموم اور محترم المقام چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بالخصوص بڑی بڑی ہمدردیاں دکھائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدین والدنیا۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے افراد نے اس غم کو اپنا غم سمجھ کر جس رنگ میں اعانت فرمائی۔ وہ ان کی مومنانہ شان کے عین مطابق تھی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

موقر جریدہ الفضل کے ادارہ نے محسنانہ سلوک فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

انشاء اللہ ذہنی سکون ملتے ہی کوشش کی جائے گی کہ ہر مہربان اور ہمدرد کا بذریعہ خط شکریہ ادا کیا جاوے۔ تاہم اس اعلان کے ذریعے یہ عاجز اپنے خاندان کی طرف سے ان تمام بزرگوں، بھائیوں اور بہنوں کا صمیم قلب کے ساتھ شکریہ ادا کرتا اور مزید درخواست دعا بھی کرتا ہے۔ جنہوں نے کمال محبت اور ہمدردی کے ساتھ تاریں دے کر اور خطوط لکھ کر یا بذریعہ ملاقات تعزیت فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ہمارے مرحوم و مغفور بھائی صاحب بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ وہ ۴۷ برس کی عمر میں ہی ہمیں جدائی کا داغ دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے ہیں (الفضل میں قبل ازیں غلط فہمی کی بناء پر مرحوم کی عمر ۵۵ برس شائع ہوئی تھی) لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے غیر معمولی ستاری اور رحم و کرم کا جو سلوک فرمایا ہے اس سے ہمارے سب غم طرفۃ العین میں مسرت و تشکر و امتنان میں بدل گئے۔ فالحمد للہ علی ذالک

مرحوم و مغفور بھائی صاحب بڑے مخیر۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ عاشقانہ تعلق رکھنے والے اور نظام سلسلہ کے لئے بڑی غیرت رکھنے والے تھے۔ بڑے غریب پرور۔ بڑے سخی اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کے سچے خادم تھے۔ علماء سلسلہ حقہ و دیگر کارکنان کی بڑی عزت کرتے تھے۔ بلکہ ان پر جان چھڑکتے تھے۔ درویشان قادیان کے احترام کو جزو ایمان سمجھتے تھے۔ انہیں بفضلہ تعالیٰ اکثر سچی خوابیں آیا کرتی تھیں۔ اور تعبیر کا ملکہ بھی خوب تھا۔

انشاء اللہ ذہنی سکون ملنے پر ان کے اوصاف اور اخلاق پر کچھ لکھنے کی کوشش کروں گا فی الوقت میرا منشاء اظہار تشکر و درخواست دعائے خاص ہے۔

وعدہ سے دوگنا ادائیگی

مکرم راجہ عبد العزیز صاحب لاجوری کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر فرماتے ہیں:-

"خاکسار نے گذشتہ سال ساڑھے سات روپے چندہ ادا کیا تھا۔ اب اس کو بڑھا کر دوگنا یعنی مبلغ پندرہ روپے ارسال کر رہا ہوں۔ آپ میرے لئے اور میرے خاندان کے سب دیگر افراد کے لئے سیدنا حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے تحریر کریں تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب بیماروں کو شفا عطا فرمائے اور دیگر مالی مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین"

قارئین کرام ان کے لئے دعا فرمائیں

(وکیل المال تحریک جدید)

حضرت خان امیر اللہ خان صاحب

خان آف اسماعیلہ کی وفات

حضرت خان امیر اللہ خان صاحب آف اسماعیلہ ۹ر۲ کو اپنے مالک حقیقی کو جا ملے۔ ۱۰ر۲ کو اسماعیلہ میں نماز جنازہ میں شمولیت کے لئے ٹوپی۔ مردان اور پشاور کی جماعتوں سے احباب تشریف لائے۔

خان صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ صاحب کشف و الہام تھے۔ اور بہت عابد سلسلہ کے لئے بے پناہ غیرت رکھتے تھے۔ خلیق اور مہمان نواز تھے۔ اسماعیلہ میں انہی کے وجود سے احمدیت قائم ہوئی۔ احمدیت کی خاطر مرحوم نے ہر مخالف کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ باوجود گاؤں کے خان ہونے کے نہایت سادہ اور منکسر المزاج تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں لے لے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

جماعتوں سے مرحوم کے جنازہ غیب کی ادائیگی کی درخواست ہے۔

(خاکسار بشیر احمد رئیس۔ نائب امیر جماعت احمدیہ مردان)

مرحوم محسنوں کے احسانات کی قدر شناسی کا ایک طریق

مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ ان کے لئے دعائیں کی جائیں اور ان کی طرف سے صدقات میں حصہ لیا جائے۔ چنانچہ دفتر دوم کے مجاہدین اگر اس طرف توجہ فرمائیں تو دفتر دوم کی مضبوطی اس کا طبعی نتیجہ ہوگا۔ مقام مسرت ہے۔ بعض نوجوان اس طرف توجہ کرتے ہیں چنانچہ

مکرم منور احمد صاحب بھٹی ابن مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ نے اپنا -/۹۰ روپے چندہ ادا کرنے کے ساتھ -/۱۰ اپنی والدہ مرحومہ حرمت النساء کی طرف سے ادا فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔ مکرم منور صاحب موصوف مستقل طور پر مرحومہ کی طرف سے اس صدقہ میں حصہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک عزائم میں خیر و برکت نازل فرمائے اور مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

(وکیل المال اول)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ایک عزیز دوست کو احمدیت سے تعلق قائم کرنے کی وجہ سے مختلف پریشانیوں کا سامنا ہے۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان کے حق میں دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی جملہ پریشانیوں دور فرمائے۔

(محمد عاقل چغتائی رحمانپورہ اچھرہ لاہور)

۲۔ عرصہ آٹھ سال سے میں پیشاب کی مرض میں مبتلا ہوں۔ اپریشن بھی کرایا تھا۔ لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بلکہ اپریشن سے الٹا نقصان یہ ہوا کہ چلنے پھرنے سے رہ گیا ہوں۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرما دے میری بیوی بھی بیمار رہتی ہے اس کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(محمد افضل ادیلوی نیا دھرم پورہ لاہور)

۳۔ ہم آٹھ آدمی قتل کے کیس میں ماخوذ ہیں۔ اب ہمارا کیس سیشن جج کے سپرد ہو رہا ہے۔ ہماری باعزت بریت کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(غلام نبی گوندل چک ۹۹ شمالی سرگودھا)

۴۔ خاکسار مورخہ ۱۲ر۲ سے اپنی دائیں آنکھ کے اپریشن کے لئے رام لال ہسپتال امرتسر میں داخل ہے۔ جملہ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ میرے اس اپریشن کو کامیاب فرما دے اور جلد سے جلد صحت عطا فرما دے۔

(خاکسار قریشی عبد القادر اعوان درویش ۹ قادیان)

۵۔ خاکسار کی بھتیجی عزیزہ صبیحہ بیگم سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرماویں

خاکسار:- ڈاکٹر محمد عارف خان احمدی

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

چمڑے کا اور پلینٹ کا کام سکھلانے کی کلاس

یکم مارچ ۶۲ء سے نصرت انڈسٹریل سکول میں چمڑے کا کام سکھلانے کے لئے اور پینٹ کا کام سکھانے کے لئے ایک کلاس کھولی جائے گی۔ یہ کلاس ۲ تا ۲ بجے تک کھلا کرے گی۔ جن لڑکیوں نے داخل ہونا ہو۔ وہ سکول آکر تفصیل دریافت کریں۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

۱۔ مندرجہ ذیل کے لئے سال ۶۲-۱۹۶۲ء کے دوران روزانہ برف سپلائی کرنے کے لئے برف بنانے والوں یا جنرل سپلائرز سے مجوزہ فارموں پر علیحدہ علیحدہ سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

(۱) ایرکنڈیشنڈ کوچز کے ٹینکز میں بھروائی اور لاہور کے مختلف مقامات پر سپلائی۔

(۲) پی ڈبلیو ریلوے ورکشاپس مغلپورہ میں سپلائی۔

۲۔ سپلائی کی روزانہ ضرورت، مقامات، شرائط و کوائف کی تفصیلات ٹنڈر فارم کے ساتھ منسلک ہیں جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (الیکٹریکل) پی ڈبلیو ریلوے لاہور سے مبلغ ۵/- روپے (پانچ روپے صرف) (ناقابل واپسی) فی ٹنڈر جمع ۲/- روپے اگر بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ منگوانا مقصود ہو ۲ مارچ ۶۲ء کو ۱۰ بجے صبح تک حاصل کی جا سکتی ہیں۔

۳۔ زربیعانہ مبلغ ۵۰۰/- روپے (پانچ صد روپیہ) برائے مغلپورہ ورکشاپس اور (۲) مبلغ ۵۰۰/- روپے (پانچ صد روپیہ) برائے لاہور یارڈ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے۔ یہاں سے حاصل کردہ رسید کو دفتر ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر لاہور سے پکی رسید میں تبدیل کرا کر ٹنڈر کے ہمراہ منسلک کریں یہ ٹنڈر دفتر ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پی ڈبلیو آر لاہور میں رکھے ہوئے ٹنڈر بکس میں ۳ مارچ ۶۲ء کو ۱۲ بجے صبح تک ڈالے جائیں۔ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں جو حاضر رہنا چاہیں کھولے جائیں گے

۴۔ ریلوے انتظامیہ کسی بھی ٹنڈر کو کلی یا جزوی طور پر منظور کرنے یا تمام ٹنڈروں کو وجہ بتائے بغیر مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

پی۔ ڈبلیو آر۔ لاہور

درخواست دعا

میری بیوی مسماۃ فضل بیگم مورخہ ۱۸/۱۱/۶۲ء کو فوت ہوئی تھیں جو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت الفردوس میں جگہ دے

(غلام رسول کالا گڑھی ہڑپہ ضلع منٹگمری)

نوٹ:۔ مکرم غلام رسول صاحب نے اپنی اہلیہ مرحومہ کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر ایک سال کے لئے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے۔

(مینیجر)

۲۔ میری اہلیہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے اور صحت ترقی پذیر ہے تاہم جملہ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(ایس ایم طاہر۔ اسٹرن ٹیوب ویل کمپنی چاٹگام)

۳۔ میرے لڑکے رضا احمد پر حکمانہ مقدمہ بنا ہوا ہے اس کی باعزت بریت کے لئے احباب سلسلہ دعا فرمائیں

(نفیر اللہ سابق افسر امانت تحریک جدید)

کراچی میں وزیر اعظم چین کا زبردست استقبال

فضائی اڈہ سے سرکاری مہمانخانے تک گیارہ میل لمبے راستے پر لاکھوں شہریوں کا پُرجوش ہجوم

کراچی ۱۹ فروری - عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی پاکستان کے آٹھ روزہ دورہ پر کل دوپہر جب یہاں پہنچے تو ان کا عظیم الشان خیر مقدم کیا گیا - چین کے نائب وزیر اعظم مارشل چن یی ان کے ہمراہ ہیں - ہوائی اڈہ پر صدر ایوب کی کابینہ کے سب سے سینئر وزیر مسٹر محمد شعیب نے ان کا استقبال کیا

ہوائی اڈہ سے گیسٹ ہاؤس تک گیارہ میل لمبا راستہ دلہن کی طرح سجایا گیا تھا - جگہ جگہ آرائشی محرابیں اور دروازے لگے ہوئے تھے کراچی کے شہریوں نے تالیاں بجا بجا کر اور پاک چین دوستی زندہ باد اور چو این لائی زندہ باد کے نعرے لگا کر معزز مہمانوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔

مسٹر چو این لائی نے بعد ازاں ایک تقریب میں دوسری افریشیائی کانفرنس منعقد کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ اس سے سامراجیت کے خلاف ایشیا اور افریقہ کے ممالک متحد ہو جائیں گے اور امن عالم کے تحفظ میں بہت مدد ملے گی - انہوں نے توقع ظاہر کی کہ پاکستان اور چین کے دوستانہ تعلقات اور مضبوط ہونگے اور ان میں تعاون بڑھے گا - مسٹر چو این لائی اور ان کی ہمراہ ارکان پر مشتمل پارٹی کا طیارہ دو بجکر ستره منٹ پر کراچی کے ہوائی اڈہ پر اترا۔

مسٹر شعیب نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا - ہوائی اڈہ پر ہزاروں لوگ ان کے استقبال کے لئے موجود تھے - ہوائی اڈہ پر پاکستان اور چین کے ہزاروں جھنڈے اور جھنڈیاں لگی ہوئی تھیں - ننھے منے بچوں نے آگے بڑھ کر چینی وزیر اعظم کو گلدستے پیش کئے مسٹر محمد شعیب نے ان کی خدمت میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا - جس کے جواب میں مسٹر چو این لائی نے بھی تقریر کی - بعد ازاں معزز مہمان نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا - مسٹر محمد شعیب نے آپ کا تعارف معزز شہریوں وزراء اعلیٰ سول و فوجی حکام سفارتی نمائندوں سے کرایا - بعد ازاں چینی مہمان جلوس کے آگے بحریہ کے جوان موٹر سائیکلوں پر سوار تھے - راستے میں جگہ جگہ آرائشی محرابیں اور دروازے بنے ہوئے تھے گیارہ میل لمبے راستے پر دونوں جانب لاکھوں شہری ان کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کئے کھڑے تھے

انہوں نے معزز مہمانوں کو دیکھ کر پاک چین دوستی زندہ باد چو این لائی زندہ باد - پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے

ہوائی اڈہ پر خطاب کرتے ہوئے چینی وزیر اعظم نے توقع ظاہر کی کہ ان کے موجودہ دورہ سے چین اور پاکستان میں باہمی افہام و تفہیم میں اضافہ ہو گا - اور افریشیائی استحکام میں اضافہ کے ساتھ ساتھ چین اور پاکستان کے دوستانہ تعلقات اور مضبوط ہو جائیں گے

آپ مسٹر محمد شعیب کے سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے - مسٹر چو - این لائی نے کہا کہ گذشتہ چند برسوں میں پاکستان اور چین کے دوستانہ تعلقات بہت مستحکم ہو گئے ہیں دونوں ملکوں کے درمیان سرحد بندی کے معاہدہ پر دستخط ہو چکے ہیں پاکستان اور چین میں اقتصادی اور ثقافتی تبادلوں سے تعلقات اور مستحکم ہو رہے ہیں - یہ دونوں ملکوں کی حکومتوں اور عوام کی مساعی کا نتیجہ ہے۔

معزز مہمان نے کہا آپ نے میرا اور میری پارٹی کا جس گرمجوشی سے خیر مقدم کیا ہے اس سے ان جذبات کا پوری طرح اظہار ہو جاتا ہے - جو پاکستانیوں کے دل میں چینی عوام کے لئے ہیں - مسٹر چو - این لائی نے کہا - میں اس سلسلہ میں آپ کا شکرگزار ہوں - انہوں نے مزید کہا کہ میں اور نائب وزیر اعظم مارشل چن یی صدر ایوب خاں اور وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی دعوت پر پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں - انہوں نے ہم کو اپنے ملک پاکستان کے دورہ کی دعوت دیکر ہمیں جو شرف بخشا ہے وہ ہمارے لئے باعث فخر ہے۔

چینی وزیر اعظم نے کل شام کراچی کے شہریوں کی طرف سے باغ جناح میں دی گئی ایک استقبالیہ دعوت میں شرکت کی - اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے دوسری افریشیائی کانفرنس بلانے کی زبردست حمایت کی آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اس کانفرنس سے سامراجیت کے خلاف افریقہ اور ایشیا کے عوام کو متحد کرنے میں بہت مدد ملے گی۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۶۴ء بروز جمعۃ المبارک خطبہ سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر - صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے میرے لڑکے عزیزم سید بشیر احمد شاہ بی اے کا نکاح لبعوض اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر عزیزہ سیدہ ناصرہ طیبہ بنت پروفیسر ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب لاہور کے ساتھ مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے ہر طرح سے بابرکت بنائے - آمین -

سید زمان شاہ سابق جنرل پریذیڈنٹ - ربوہ

ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر - ڈی - سی - جہلم شہر

لیڈر بقیہ صہ ۲

بے شک بہت کچھ کیا ہے مگر وہ ناکافی ثابت ہوا ہے۔

بے شک ایک مدت سے سمجھدار اور نیک مسلمانوں نے اسلام پر بہت سا لٹریچر بھی شائع کیا ہے اور مغربی ممالک اور امریکہ میں بھی پھیلایا ہے مگر اس کی حیثیت اس لٹریچر کے مقابلہ میں جو اسلام کے خلاف شائع ہوا ہے کچھ بھی نہیں

یہ بے شک مسلمانوں کی بڑی کوتاہی ہے کہ وہ حیرانی سے کے دل سے اسلام کے خلاف جو تعصب ہے وہ مٹا نہیں سکے مگر اس سے بھی بڑھ کر نہایت افسوسناک جو امر ہے وہ یہ ہے کہ خود بعض مسلمانوں ہی نے اسلام کو غلط سمجھ رکھا ہے اور اسلام کے متعلق ایسے نظریات گھڑ رکھے ہوتے ہیں کہ جن سے ان لوگوں کی کوششوں پر جنہوں نے اسلام کا صحیح چہرہ دکھلانے کے لئے جدوجہد کی ہے پانی پھر جاتا ہے۔ اسلام کے ان نادان دوستوں نے دشمنان اسلام کی ہر طرح سے مدد کی ہے اور ایسی تحریکیں چلائی ہیں جن سے دشمنوں کا یہ الزام ثابت ہو جاتا ہے کہ اسلام واقعی تلوار سے پھیلا ہے اور تلوار کے بغیر ایک قدم بھی نہیں چل سکتا ان کے متعلق اسلام کہہ سکتا ہے کہ

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

اگر غور کیا جائے تو آج مسلمانوں پر دوسرے ممالک میں جو ظلم و ستم ہو رہے ہیں یہ نئی تحریکیں ہی ان کی ذمہ دار ہیں مغربی اقوام اور دوسری غیر مسلم اقوام آج اسلامی ممالک کے خلاف جو سازشیں کر رہی ہیں ان میں تحریکوں کا ان کے ساتھ گہرا تعلق ہے،

چنانچہ ذیل کا حوالہ ملاحظہ ہو :-

"کوئی ایک مملکت بھی اپنے اصول و مسلک کے مطابق پوری طرح عمل نہیں کر سکتی جب تک کہ ہمسایہ ممالک میں بھی وہی اصول و مسلک نہ رائج ہو جائے لہذا مسلم پارٹی کے لئے اصلاح عمومی اور تحفظ خودی دونوں کی خاطر یہ اگزیر ہے کہ کسی ایک خطہ میں اسلامی نظام حکومت قائم کرنے پر اکتفا نہ کرے بلکہ جہاں تک اس کی قوتیں ساتھ دیں - اس نظام کو تمام اطراف میں وسیع کرنے کی کوشش کرے وہ ایک طرف اپنے افکار و نظریات کو دنیا میں پھیلائے گی اور تمام ممالک کے باشندوں کو دعوت دے گی کہ اس مسلک کو قبول کریں جس میں ان کے لئے حقیقی فلاح مضمر ہے دوسری طرف اگر اس میں طاقت ہوگی تو وہ لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دے گی اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے گی"

(رسالہ حقیقت جہاد مصنفہ مودودی)

یہ رسالہ پاک و ہند میں وسیع پیمانے پر شائع ہوتا ہے اور امریکہ اور برطانیہ جیسی ہوشیار اقوام اس سے بے خبر نہیں ہو سکتیں - سوال یہ ہے کیا ایسی تعلیمات قرآن کریم یا سنت رسول اللہ کی تعلیمات میں موجود ہیں - نعوذ باللہ من ھذا الخرافات -

فطرانہ عید الفطر

فطرانہ کے متعلق کئی سال سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کی تعمیل میں یہ طریق ہے کہ جماعتیں حاصل رقم فطرانہ کا ۹/۱۰ تو مقامی غرباء پر خرچ کرتی ہیں اور ۱/۱۰ حصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجواتی ہیں لیکن بعض دفعہ جماعتیں فطرانہ کی رقوم بھجواتے وقت کوپن یا آرڈر میں اس کی صراحت نہیں کرتیں اور صرف فطرانہ کا نام لکھ دیتی ہیں اسی طرح سے یہ رقم دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں نہیں پہنچتی اور پھر یہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے غرباء پر خرچ ہوتی ہے لہذا احباب کرام مہربانی فرما کر کوپن پر اس کی صراحت کر دیا کریں یا بہتر ہے کہ فطرانہ کی رقم کا منی آرڈر پرائیویٹ سیکرٹری کے نام ہی ہو (اور اگر دیگر چندہ جات کے ساتھ رقوم بنام افسر صاحب خزانہ ارسال ہوں تو کوپن میں فطرانہ بذریعہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی صراحت کر دیا کریں)

نیز اگر فطرانہ کے ۹/۱۰ حصہ میں سے لوکل طور پر غرباء میں تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے کچھ رقم بچ جائے تو اسے بھی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیا کریں - اس بارہ میں مزید احتیاط فرما کر ممنون فرما دیں -

مزید عرض ہے کہ ابھی تک فطرانہ کی رقوم بہت تھوڑی مقدار میں دفتر ہذا میں موصول ہوئی ہیں احباب اس صراحت کے ساتھ فطرانہ کی رقوم جلد از جلد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا کر ممنون فرما دیں

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۴ : ۵